ابنِ صفی کی طرزِ تحریر اپنے تمام ہم عصروں سے بہتر ہے، یہ اُن کے گہرے مطالعے، اُردو اور انگریزی ادب سے لگاؤ کا نتیجہ ہے۔ اُن کے ناولوں میں معاشی اور سیاسی حالات کا تجزیہ بھی ملتا ہے اور فلسفہ اور نفسیات بھی۔

سعید اختر عثمانی

ابنِ صفی

اُردو ادب میں جاسوسی ادب کا ستون

یہ انسانی فطرت ہے کہ اسے ابتدا ہی سے قصے کہانیوں سے دلچسپی رہی ہے اور اُس کے ابتدائی نمونے تمثیلی قصے اور داستانیں ہیں جن میں غیر فطری اور مافوق الفطرت واقعات کی عکاسی ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ زیادہ ترقی یافتہ مربوط اور حقیقت سے قریب شکل جاسوسی کہانیاں ہیں۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ادب زندگی کا ترجمان ہوتا ہے...

وہ ادب برائے ادب ہو یا ادب برائے زندگی۔ ادب میں اس دور کی تہذیب اور اُس کی معاشرت کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ادب میں ہمیں ایک طرح کی ارتقا پذیری ملتی ہے، وہ ماحول سے متاثر ہوتا اور پروان چڑھتا ہے۔

دراصل ادب کی تخلیق کسی تحریک کے ماتحت ہوتی ہے... یہ محرکات چار قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلی چیز انسان کی خود نمائی کی خواہش،

دوسری محرک چیز، بنی نوع انسان کے ساتھ مصنف کی رغبت، تیسری تحریک، اصل دُنیا اور خیالی دُنیا کے ساتھ مصنف کی دلچسپی، چوتھی قسم کی تحریک، انسان کی مدد اور خدام سے لگاؤ۔

چونکہ ادب کا تعلق زندگی سے ہے اور زندگی کے مختلف پہلو ہیں، لہٰذا ادب کے بھی مختلف پہلو ہو سکتے ہیں۔ درحقیقت زندگی کا تقریباً ہر واقعہ ادب کا موضوع بن سکتا ہے۔ وہ ادب جس کا تعلق انسان کی ذات سے ہوتا ہے، خاص طور سے اُس کے ذاتی احساسات کا حامل ہوتا ہے اور اُس کی داخلی دُنیا کی عکاسی کرتا ہے۔ اس قسم کے ادب میں تفتیش و تعمق اور دیگر باطنی کیفیات کا اظہار ہوتا ہے۔ اس قسم کے ادب میں اسلوب زیادہ اہم ہوتا ہے۔ اُسے تخلیقی ادب کہہ سکتے ہیں لیکن وہ ادب جس کی تخلیق میں ادیب اپنی ذات کے خول سے نکل کر ماحول کی سیر کرتا ہے، زیادہ وسیع اور ہمہ گیر ہوتا ہے، ایسا ادب خارجی دُنیا کی ترجمانی کرتا ہے۔ اس قسم کے ادب میں تاریخ، سوانح اور روزمرّہ زندگی کے واقعات کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس میں حقیقت کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ ایسے ہی ادب میں جاسُوسی ادب بھی شامل ہے۔ یعنی ہم جاسُوسی ادب ایسے ادب کو کہہ سکتے ہیں جس میں سماجی حرکت و عمل میں مختلف قانونی جرائم کا ارتقاء، انسداد و انحطاط کا حال موجود ہو۔ جاسُوسی ادب میں دو باتوں کا خاص طور سے خیال رکھا جاتا ہے، وہ ہیں، اسرار اور تجسّس۔

اُردو میں طبع زاد ناولوں سے پہلے ترجمہ رام فیروزپوری کے ترجمے ملتے ہیں۔ اُنھوں نے بے شمار ناولوں کے ترجمے کیے ہیں۔ اُن کے ترجمے گو بھونڈے اور لفظی ترجمے کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن اُن سے ایک فائدہ ضرور ہُوا کہ اس کے بعد اُردو میں طبع زاد جاسُوسی ناول نگاری کی کوششیں شروع ہُوئیں۔

اگرچہ ظفر عمر کے ناول "نیلی چھتری" اور "بہرام کی گرفتاری" طبع زاد ناول نہیں کہلائے جا سکتے مگر اُردو میں ابتدائی کوشش ضرور ہیں۔

اُردو میں جاسُوسی ناول نگار بہت ہیں لیکن ان میں ابنِ صفی، اکرم الٰہ آبادی اور مسعود جاوید قابلِ ذکر ہیں۔

ابنِ صفی کے ابتدائی ناول انگریزی سے ماخوذ ہیں، جس کا اعتراف اُنھوں نے "زمین کے بادل" میں کیا ہے۔

"پہلا ناول 'دلیر مجرم' تھا۔ اس کا مرکزی خیال مغربی ادب سے لیا گیا تھا۔ یہ ایک جرمن مصنف کا کارنامہ تھا جس پر دُنیا کے کئی مصنفوں نے طبع آزمائی کی ہے۔ مثال کے طور پر پیٹر شینی نے اسی پلاٹ کو 'سینٹرل ڈیزائن' کے نام سے پیش کیا ہے۔ وکٹر گن نے یہی کہانی 'آئرن سائیڈس' کے نام سے لکھی ہے۔ وکٹر گن کا انداز پیٹر شینی سے کہیں بہتر ہے۔ اُس کے مقابلے میں پیٹر شینی کا ناول کسی بچے کا لکھا ہُوا معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ پیٹر شینی، وکٹر گن سے زیادہ مشہور ہے۔ ہندی میں بھی آپ کو اس پلاٹ پر ایک ناول 'قیامت کی رات' کے نام سے مل جائے گا... اس کے مصنف کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔" ایک جگہ ابنِ صفی صاحب خود اعتراف کرتے ہیں کہ... "ہاں تو 'دلیر مجرم' کا پلاٹ میں نے انگریزی سے لیا تھا لیکن فریدی، حمید میرے اپنے کردار تھے۔ میں نے اس کہانی میں کچھ ایسی دلچسپیوں کا اضافہ بھی کیا ہے جو اوریجنل پلاٹ میں نہیں تھیں...

اس کے علاوہ جاسُوسی دُنیا میں ایسے ناول اور بھی ہیں جن کے پلاٹ میں نے انگریزی سے لیے تھے۔ مثلاً 'پُراسرار اجنبی'، 'رقاصہ کا قتل'، 'ہیرے کی کان'، 'خُونی پتھر'۔ ان پانچ ناولوں کے علاوہ، آپ کو میرے ایک سو دو ناولوں میں ایک بھی ایسا نہیں ملے گا جس کا پلاٹ میرا اپنا نہ ہو۔ البتہ، 'خوفناک ہنگامہ' کا کردار پروفیسر درّانی انگریزی سے آیا ہے، صرف کردار ہی۔ کہانی میری اپنی ہے۔ اس طرح 'بہاڑوں کی ملکہ'، 'کابن ماس' اور 'سفید ملکہ' بھی انگریزی ہی سے آئے ہیں لیکن پلاٹ میرا اپنا ہے۔ عمران کے سارے ناول بے داغ ہیں۔ ان میں نہ آپ کو کوئی کہانی ایسی ملے گی جس کا پلاٹ انگریزی سے لیا گیا ہو، اور نہ کوئی ایسا کردار ملے گا۔"

ابنِ صفی کی طرزِ تحریر اپنے تمام ہم عصروں سے بہتر ہے۔ یہ اُن کے گہرے مطالعے، اُردو اور انگریزی ادب کے لگاؤ کا نتیجہ ہے۔ اُن کے ناولوں میں معاشی اور سیاسی حالات کا تجزیہ بھی ملتا ہے۔ اس کے علاوہ اُن کی نظر فلسفے اور نفسیات پر بھی تھی کیونکہ اُن کے اکثر ناولوں میں مختلف فلسفیوں اور نفسیات دانوں کا ذکر ملتا ہے۔ خاص طور پر کنفیوشس، یونگ اور فرائڈ کا۔ بعض ناولوں میں اُنھوں نے انسانی نفسیات کو بڑی خُوبی سے اُجاگر کیا ہے۔ اُن کی تحریر میں شستگی اور مذاق میں شگفتگی پائی جاتی ہے لیکن بعض جگہ اُن کا مذاق بھونڈے پن کا شکار ہو گیا ہے۔ اُن کے کردار فریدی اور عمران پر فوق البشر ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ حمید کا کردار ٹھیک ہے... البتہ قاسم کا کردار، فکاہی کردار نگاری میں ایک اچھوتا اضافہ ہے۔ کرائم رپورٹر انور اپنی تمام خوبیوں اور خامیوں سمیت ایک بہت جان دار کردار تھا لیکن ابنِ صفی نے اسے زیادہ پیش نہیں کیا... ابنِ صفی کے بعد ایسا کوئی قابلِ ذکر نام سامنے نہیں آیا جو جاسُوسی ادب میں مشہور و مقبول ہُوا ہو۔